ڈاکٹر قاری محمد طاہر*

تحت پاکستان کی کہانی حالات کی زبانی

یہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۲ء کا دن تھا منٹو پارک لاہور میں ایک جلسہ ہوا جو عظیم الشان تھا اور واقعی عظیم شان والا تھا۔اس جلسہ میں مسلمانان لاہور نے تو جوق در جوق آنا ہی تھا لیکن قابل حیرت یہ بات تھی کہ لاہور کے علاوہ بے شمار اوران گنت مسلمان اردگرد کے مضافات بلکہ دوسرے شہروں سے بھی شریک ہوئے۔یہ بات بڑی اہم ہے کہ منٹو پارک لاہور نے مسلمانان ہند کا اس قدر جم غفیر پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔یہ آل انڈیا مسلم لیگ کا جلسہ تھا جس میں قرارداد پاکستان منظور کی گئی۔یہ قرارداد لاہور میں پاس ہوئی۔قرارداد پیش کرنے والے ڈھاکہ کے مولوی فضل الحق تھے۔مولوی فضل الحق لاہور کے رہنے والے نہیں تھے۔وہ لاہور سے کوسوں دور ڈھاکہ کے رہنے والے تھے۔پاکستان کی محبت میں ڈھاکہ سے آئے تھے۔اس قرارداد کے خلاف پورے ہند میں ایک سراسیمگی سی پھیل گئی۔یہ مسلمانوں نے کیا مطالبہ کردیا۔پورا ہندو پریس اس قرارداد کے خلاف یک آواز اور اس کی مخالفت پر کمربستہ ہوگیا۔مسلمان پریس بھی میدان میں آ گیا۔

اپریل ۱۹۴۲ء کانگریس جو ہندو قوم پرست جماعت تھی نے سول نافرمانی کی تحریک شروع کی۔دسمبر ۱۹۴۵ء کو مرکزی صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے۔اپریل ۱۹۴۶ء میں قائد اعظم محمد علی جناح نے مسلم لیگ سے تعلق رکھنے والے نومنتخب ارکان کا اجلاس بلالیا جس میں تین رکنی وفد پر مشتمل ایک کابینہ مشن پلان تیار کیا گیا۔دسمبر ۱۹۴۶ء میں نہرو کی قیادت میں کانگریس کی عبوری حکومت قائم ہوئی۔اس کے بعد خونی فسادات شروع ہوگئے۔ہندو بلوائیوں نے مسلمانوں کا قتل عام شروع کیا۔مسلمان مجاہدوں نے بھی اپنی کوششیں جاری رکھیں۔انگریز حکومت مجبور ہوگئی۔۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔پاکستان دو حصوں پر منقسم تھا۔ایک مغربی پاکستان کہلایا، دوسرے کا نام مشرقی پاکستان رکھا گیا۔۱۸ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا رکن بنا۔

پاکستان کو پہلا مسئلہ درپیش ہوا کہ پاکستان کی قومی زبان کون سی ہو۔کیوں کہ ہندوؤں نے کچھ عرصہ پیشتر ہندی اردو تنازعہ کھڑا کر کے متحدہ ہندوستان میں اودھم مچا دیا تھا۔اس اودھم کی بازگشت مشرقی

---

* مدیر ماہنامہ "التجوید" فیصل آباد

پاکستان میں موجود تھی۔ زبان کا مسئلہ بہت حساس تھا۔قائداعظم نے مشرقی پاکستان جا کر اعلان کیا کہ پاکستان کی سرکاری زبان اردو ہوگی۔اس طرح آپ نے زبان کے مسئلہ کو بھی حل کیا اور انگریزی زبان کی بالادستی ختم کردی۔

۲۵ فروری ۱۹۴۸ء کو قائداعظم نے اردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا۔۹ جولائی ۱۹۴۸ء کو پاکستان کا پہلا ڈاک ٹکٹ جاری ہوا۔قائداعظم پاکستان کی تعمیر و ترقی میں دن رات کوشاں تھے کہ آپ کی صحت بری طرح متاثر ہوگئی اور آپ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو پاکستان کو سنوارتے بناتے ہوئے اللہ کو پیارے ہو گئے۔۱۴ ستمبر ۱۹۴۸ء کو خواجہ ناظم الدین نے پاکستان کے دوسرے گورنر جنرل کا عہدہ سنبھالا۔یاد رہے خواجہ ناظم الدین کا تعلق مشرقی پاکستان سے تھا اور وہ پورے پاکستان کے گورنر جنرل تھے۔قائداعظم کی وفات کے بعد مفاد پرست سیاست دانوں میں اقتدار کی جنگ شروع ہوگئی۔اقتدار کے بھوکے سیاست کاروں نے کرسی اقتدار کے حصول کے لیے رسہ کشی شروع کردی۔

اس رسہ کشی میں گورنر پنجاب سر فرانس موڈی کا بھی بڑا کردار تھا۔سر فرانس موڈی دراصل لڑاؤ اور حکومت کرو پر عمل پیرا تھے اور اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے حربے اختیار کر رہے تھے اس وقت چاروں صوبوں کے گورنر انگریز دور کے تھے۔پاکستانیوں نے ان سب کو کلیدی عہدوں سے برخواست کرنے کا مطالبہ کردیا۔یہ مطالبہ بہت ضروری تھا اگرچہ دیر میں کیا گیا۔

۱۹۴۸ء تقریباً سیاست کاروں کی خودغرضیوں کی نذر ہوگیا۔روزانہ وزارتیں اور حکومتیں تبدیل ہوتی تھیں۔انہی حالات کو دیکھ کر ہندوستان کے وزیراعظم نے کہا کہ میں مسئلہ کشمیر حل کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ میرے بعد یہ مسئلہ پاکستان اور انڈیا کے مابین مستقل نزاع کی شکل اختیار کرلے گا۔لیکن میں بات کس سے کروں۔پاکستان میں اتنی جلدی حکومتیں بدلتی ہیں کہ میں اپنی دھوتیاں بھی اتنی جلدی نہیں بدلتا جتنی پاکستان میں حکومتیں بدلتی ہیں۔خودغرض سیاست کاروں نے حالات اس قدر خراب کردیئے کہ قائداعظم کے ساتھی اور بااعتماد وزیراعظم لیاقت علی کو راولپنڈی کے بھرے جلسے میں قتل کردیا گیا۔یہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء کا جلسہ تھا۔ ۶ ستمبر ۱۹۵۰ء جنرل محمد ایوب پاک فوج کے سپہ سالار بنے۔۲۳ مارچ ۱۹۵۰ء میجر جنرل سکندر مرزا پاکستان کے صدر بنے ان کا تعلق بھی مشرقی پاکستان سے تھا۔

اپریل ۱۹۵۳ء محمد علی بوگرہ پاکستان کے وزیراعظم بنے۔ان کا تعلق بھی مشرقی پاکستان سے تھا۔

۱۷ اگست ۱۹۵۵ء محمد علی بوگرہ نے وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے دیا اور چوہدری محمد علی وزیراعظم بنے۔

۲۲ دسمبر ۱۹۵۷ء کو ملک فیروز خاں نے پاکستان کے وزیراعظم کا عہدہ سنبھالا۔

۱۷ ستمبر ۱۹۵۸ء کو ملک میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔کمانڈر انچیف افواج پاکستان جنرل محمد ایوب خان

نے زمامِ اقتدار سنبھالی۔

۲۴ فروری ۱۹۶۰ء اسلام آباد کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔اس سے قبل دارالحکومت کراچی تھا۔یہ اقدام بہت ضروری تھا کیوں کہ کراچی ایک ساحلی علاقہ تھا۔اس لیے غیر محفوظ تھا جبکہ دارالحکومت انتہائی محفوظ علاقہ میں ہونا چاہیے اس لیے موجودہ اسلام آباد کا علاقہ اس مقصد کے لیے انتہائی موزوں تھا۔ لہٰذا اس جگہ دارالحکومت بنایا گیا جو اس وقت دنیا کے خوبصورت اور محفوظ شہروں میں شمار ہوتا ہے۔

۲۳ مارچ ۱۹۶۰ء کو مینار پاکستان کی بنیاد رکھی گئی۔مینار پاکستان پاکستان کی یادگار ہے۔اس کی بنیاد عین اس جگہ رکھی گئی جہاں قراردادِ پاکستان منظور کی گئی تھی۔

۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء کو پاکستان کا آئین نافذ کیا گیا۔عجیب بات ہے کہ ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۶۲ء تک پاکستان کا آئین تک تیار نہ ہو سکا۔یہ سب سیاست کاروں کی بے اعتدالیوں کا نتیجہ تھا۔۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء کو جنرل محمد ایوب خان نے پاکستان کا آئین نافذ کیا۔پاکستان میں ترقی کی رفتار تیزی سے جاری تھی۔ ہندوستان کو پاکستان کی یہ ترقی کسی طور پسند نہ تھی۔چنانچہ ہندوستان نے ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بغیر بتائے پاکستان پر جنگ مسلط کر دی۔یہ جنگ سترہ دن تک جاری رہی۔اس جنگ میں پاکستان کی افواج نے ہندوستان کو عبرتناک شکست سے دوچار کر دیا۔اس کے نتیجہ میں دونوں ملکوں کے درمیان اعلان تاشقند ہوا۔پاکستان کے سیاست کاروں نے اس موقعہ سے سیاسی فائدہ اٹھایا اور ایوب خان کے خلاف رائے عامہ کو گمراہ کر کے تحریک چلا دی۔تحریک میں بہت شدت آ گئی تو جنرل محمد ایوب خان نے ۲۵ مارچ ۱۹۶۹ء کو صدارت سے استعفیٰ دے دیا اور زمامِ اقتدار کمانڈر انچیف جنرل محمد یحییٰ کے سپرد کر کے اقتدار سے الگ ہو گئے۔

۲۵ مارچ ۱۹۶۹ء کو صدر ایوب مستعفی ہو گئے اور جنرل یحییٰ ملک کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بن گئے۔اسی دوران پاکستان کے ایک سیاست کار نے خفیہ طور پر اگرتلا میں ہندوستان کے ساتھ مل کر سازش تیار کی جسے اگرتلا سازش کا نام دیا گیا۔حکومت پاکستان کو اس سازش کا علم ہو گیا۔سازش میں شامل پاکستانی سیاست کار کو گرفتار کر لیا گیا۔اس پر مقدمہ قائم کیا گیا۔

۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو بھارت نے پاکستان پر جنگ مسلط کر دی۔یہ جنگ ۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شروع ہوئی اور ۱۶ دسمبر تک جاری رہی۔اس جنگ کے نتیجہ میں پاکستان کو بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ہندوستان نے گنگا طیارہ کو بہانہ بنا کر مغربی پاکستان کا مشرقی پاکستان سے رابطہ منقطع کر دیا۔جس سے پاکستان کی فوج مشرقی پاکستان میں چاروں طرف سے گھر کر رہ گئی اور ہتھیار ڈالنے کی نوبت آ گئی۔۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو تختِ پاکستان یک لخت دولخت ہو گیا۔مشرقی پاکستان پاکستان کی بجائے بنگلہ دیش بن گیا جبکہ مغربی پاکستان صرف پاکستان کہلایا۔

۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ذوالفقار علی بھٹو ملک کے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بن گئے ،حالانکہ وہ فوجی نہیں

بلکہ سویلین آدمی تھے۔یہ متحدہ پاکستان تک کی داستان اقتدار ہے۔ہم یہاں یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں۔اس دور تک پاکستان کی عمر ۲۴ برس ہوتی ہے۔ان چوبیس برسوں میں مشرقی پاکستان سے تعلق رکھنے والے پاکستان کے صاحبان اقتدار کے نام یہ ہیں جو انتہائی اہم کلیدی عہدوں پر فائز رہے۔خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان، حسین شہید سہروردی وزیر اعظم پاکستان۔محمد علی بوگرہ وزیر اعظم پاکستان۔سکندر مرزا پاکستان کے صدر۔ظاہر ہے یہ سب حضرات پاکستان کے سب سے بڑے کلیدی عہدوں پر برسر اقتدار تھے۔ پھر بھی مشرقی پاکستان میں یہ پراپیگنڈہ خوب پھیلایا گیا کہ مشرقی پاکستان کو اقتدار میں حصہ نہیں دیا گیا۔یہ ایک غلط پراپیگنڈہ تھا جو زور شور سے پھیلایا گیا اس طرح مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان نفرت کا بیج کاشت کیا گیا۔یہ پراپیگنڈہ ہندوستان کی طرف سے پھیلایا گیا تاکہ پاکستان کے ایک حصے کو کاٹ کر الگ کر دیا جائے۔اگرتلا منصوبے کے تحت ہندوستان سے بہت سے ہندوستانی فوجی مشرقی پاکستان آ گئے جو باقاعدہ تربیت یافتہ تھے،انہوں نے مشرقی پاکستان میں بہت اودھم مچایا۔

یہ سازش کامیاب رہی۔اگرتلا میں یہ سازش تیار کی گئی۔اس طرح ملک پاکستان پاکستان نہ رہا۔ بلکہ آدھا حصہ بنگلہ دیش کے نام سے کٹ کر علیحدہ کر دیا گیا۔شیخ مجیب بنگلہ دیش کے سربراہ بن گئے لیکن چند ہی ماہ بعد بنگلہ دیش کے سربراہ شیخ مجیب الرحمٰن کے خلاف بنگلہ دیش میں نفرت کے جذبات بھڑک اٹھے اور بنگلہ دیش کے سربراہ کو ڈھاکہ میں ان کے محل ہی میں قتل کر دیا گیا۔

آج کل ان کی بیٹی بنگلہ دیش میں برسر اقتدار ہیں اور اپنے والد کے قتل کا بدلہ لے رہی ہیں۔اس وقت تک ۱۸ ارچوٹی کے لیڈروں کو پھانسی دے چکی ہیں۔ان کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ پاکستان اور نظریہ پاکستان کے حامی تھے،ان کو پھانسیاں پاکستان کی حمایت کرنے کی پاداش میں دی گئیں لیکن آتش انتقام ہے کہ سرد ہونے میں نہیں آ رہی۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مسلم لیگ کی بنیاد ڈھاکہ میں رکھی گئی۔قرارداد پاکستان ڈھاکہ کے مولوی فضل الحق نے پیش کی جو منظور ہوئی۔متحدہ پاکستان کے چھ چوٹی کے سیاستدانوں کا تعلق مشرقی پاکستان سے تھا جو متحدہ پاکستان کے صدر یا وزراءاعظم بنے۔اس لیے یہ بات کیسے کہی جا سکتی ہے کہ مشرقی پاکستان والوں کو اقتدار میں حصہ نہیں ملا۔یہ سب ہمارے پڑوسی دشمن ملک کی سازشوں کا جال تھا۔جس کا زہر آہستہ آہستہ سرایت کرتا گیا اور قائد اعظم کا بنایا پاکستان اپنی اصل بنیادوں پر قائم نہ رہ سکا۔

سقوط پاکستان کا یہ حادثہ اہل پاکستان کو سبق دے گیا کہ جب قومیں اجتماعی حیثیت سے اپنے اہداف کو کھو دیتی ہیں تو راہ راست سے بھٹک جاتی ہیں کہ قوموں کا اجتماعی وجود بھی باقی نہیں رہتا۔اگر یہ سلسلہ دراز ہو جائے تو قومیں اپنا تشخص بھی کھو بیٹھتی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا ہدف یعنی پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ یاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔